غلام مصطفیٰ ؔدفائی
(سری نگر کشمیر)

علیہ السلام، رضی اللہ عنہ، اور رحمۃ اللہ علیہ کا استعمال

یوں تو عام مشاہدہ میں آیا ہے کہ سوادِ اعظم کی پیروی میں عامۃ المسلمین میں سے اسلاف صالحین کی متابعت اور اجماع امت کے مطابق اکثر مسلمان تو صرف معصومین حقیقی یعنی ملائکہ کے سردار جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے علاوہ تمام انبیاء کے اسماء پاک کے ساتھ لفظ علیہ السلام لکھتے اور پڑھتے آئے ہیں۔ اہلِ سنت و جماعت سے باہر کے فرقوں کی بات نہیں کی جاتی۔ ہاں اہلِ سنت میں سے چند لوگ غیر ملائکہ اور غیر انبیاء کے لئے بھی لفظ علیہ السلام لکھتے اور بولتے نظر آتے ہیں۔ جس سے تعلیم یافتہ طبقہ میں تذبذب کی سی کیفیت دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ صرف چند صاحبان ہی ایسا کیوں کرتے ہیں۔ جبکہ اکثریت غیر انبیاء میں سے خلفائے راشدین اور اصحابؓ رسول ﷺ کے ساتھ لفظ رضی اللہ عنہ اور ان کے تابعین، تبع تابعین مجتہدین، محدثین، فقہاء و دیگر اولیاء کرام و بزرگان دین اور حضرات علماء کے اسماء کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ یا علیہ الرحمۃ لکھتے اور پڑھتے ہیں۔

غیر نبی کے لئے زیادہ سے زیادہ اتنا کیا گیا ہے کہ حضرات انبیاء کی والدہ ہائے محترمہ یا ازواج مطہرات کے ساتھ بھی لفظ علیہ السلام استعمال ہوا ہے۔ جیسے حضرت ہاجرہ، حضرت سارہ، حضرت مریم وغیرہ اس لحاظ سے تو ہماری امت مرحومہ میں اگر غیر نبی کے ساتھ علیہ السلام بولنے کی گنجائش ہو سکتی ہے تو صرف ازواج مطہرات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے، لیکن مسلمانوں کے سوادِ اعظم بلکہ کل کی کل امت نے احتیاطاً ایسا بھی نہیں کیا۔ پھر امت کی مقدس ماؤں کو چھوڑ۔ افضل ترین امت بعد نبی یعنی حضرات ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ فاروق، عثمان ذوالنورینؓ۔ بلکہ خود آنحضور ﷺ کی صاحبزادیوں کو بھی چھوڑ۔ اور تمام اصحاب رسول ﷺ کو چھوڑ کر خالص حضرت علیؓ اور اہل بیت علیؓ اور ان کی اولاد میں سے صرف حضرت حسینؓ اور ان کی بھی صرف چند ہی اولاد پر لفظ علیہ السلام کے استعمال کا کیا راز ہے؟ یہ لفظ غیر اہل سنت میں تو اعتقاداً عام تھا لیکن ابھی گنتی کے چند سال ہی پہلے سے اہل سنت کے کئی اصحاب میں بھی رواج پا گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اور آج کل کے حساس تعلیم یافتہ نوجوان کا ذہن اس تذبذب سے کیسے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

مستند حوالہ جات میں سے صرف چند ایک ہی یہاں عوام کی آگاہی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کے مطالعہ کے بعد ایک راسخ العقیدہ مسلمان گمراہی، بداعتقادی اور غیر شرعی غلو سے نجات حاصل کر کے مطمئن ہو سکتا ہے۔

۱۔ یہ کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق

من تشبہ بقوم فھو منھم

جس نے کسی قوم کے ساتھ (کسی بھی معاملہ میں) مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے۔ تو حضرات اہلِ سنت و

جماعت نے کے اصول کے خلاف غیر ملائکہ اور غیر نبی کے لئے لفظ علیہ السلام بولنا اور لکھنا اہل سنت سے باہر کے فرقوں سے مشابہت ہو گی اور غیر نبی کو بھی نبی کا درجہ دینا شمار ہو گا جو ایک مسلمان کے ایمان کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ اسی لئے حضرت علامہ محمد احمد صاحب الٰہ آبادی نے اپنی گرانقدر تصنیف "تحفۂ کربلا" کے ص ۱۹ تا ص ۲۱ پر اس حرکت کو تشبیہہ بالروافض کے پیش نظر حرام قرار دیا ہے۔ ہاں اہل تشیع تو چونکہ حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ اور ان کی چند مخصوص اولاد کو امام بمثل نبی مان کر ان کے لئے بھی لفظ علیہ السلام بولتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ان کے یہاں حضرت علیؓ اور ان کی اولاد میں سے صرف مخصوص گیارہ اصحاب نبی ہی کی طرح معصوم صاحب وحی اور مفروض الطاعہ۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ اور سابقہ انبیاء سے درجہ میں بڑھ کر اور نبی آخر الناس کے برابر ہیں۔(۱) مگر چونکہ اہلِ سنت و جماعت کا ایسا عقیدہ نہیں۔ نہ ان کے ہاں حضور کے بعد کوئی نبی کے درجہ میں ہو سکتا ہے نہ معصوم۔ اسی لئے حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین، ازواج مطہرات، بنات رسول اور عام صحابہؓ کے لئے قرآنی حکم کے مطابق اہل سنت حضرات کا عقیدہ لفظ (رضی اللہ عنہ بولنے اور لکھنے کا ہے)

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (القرآن سورۂ بینہ)

چنانچہ مصنف تحفۂ کربلا کی پوری عبارت یوں ہے۔

"مؤلف علی وجہ البصیرۃ جانتا ہے کہ اقرباء رسول ﷺ صحابہ کے ناموں کے ساتھ لفظ امام (خاص کر جبکہ ان کے آگے لفظ علیہ السلام بھی ہو) ہرگز عام لغوی معنوں میں (یعنی امیر خلیفہ، حاکم، پیشوا) نہیں بولا جاتا۔ جبکہ ایک خاص اصطلاحی معنی میں بولا جاتا ہے اور امام سے مراد پیغمبر ہی لیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت آخر کا لفظ علیہ السلام ہے۔ جو صرف معصومین یعنی فرشتوں اور انبیاء کے لئے جائز ہے۔ اس لفظ کو ایک دشمن اسلام جماعت نے ختم نبوت کا عقیدہ توڑنے کے لئے وضع کیا ہے۔۔۔۔ مسلمانوں کو ایک عام اصول کی تعلیم فرما دی گئی ہے کہ وہ دشمنان اسلام کے ظاہری خوشنما اور بے ضرر الفاظ کا کبھی بھی استعمال نہ کریں۔ پس صرف سیدنا علیؓ و حسنینؓ کے لئے میرے نزدیک اس لفظ کا استعمال تو شبیہ بالروافض کے وجہ سے حرام ہے ہی۔ ورنہ پھر سیدنا ابن زبیرؓ کے لئے بھی جائزہ ہو گا کہ وہ بھی خاندان رسالت سے تھے اور راسدی تھے۔

۲۔ اسی طرح کا ایک فتویٰ حضرت علامہ محمد اسحاق سندیلوی، صدیقی، ندوی سابق شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ (حال مقیم کراچی) نے اپنے ایک گرانقدر رسالہ "محرم اور اس کے بدعات کے ص ۲۰ سے لیکر ۳۶ تک یوں واضح فرمایا ہے۔

"جب افضل ترین امت بعد نبی ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پھر حضرت عمر فاروقؓ پھر حضرت عثمان ذوالنورینؓ بلکہ خود دخترانِ رسول کے لئے بھی ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں تو خالص حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ یا ان کی اولاد کے لئے ایسے الفاظ شیعیت کے سوا کچھ نہیں اور اہلِ سنت کے لئے ناجائز ہیں۔ شیعہ تو ایسے الفاظ کا استعمال کرنے سے ان حضرات کو پیغمبر مان کر باقی خلفائےؓ راشدین ازواج مطہراتؓ۔ باقی صاحبزادیوں اور صحابہؓ کی اہمیت کو مسلمانوں کے ذہنوں سے نکالنے کے لئے ایک

خاموش مگر پُراسرار طریقہ استعمال کرتے ہیں"

۳۔ اسی طرح سے ماہنامہ نوائے اسلام دہلی نے ماہ ستمبر اکتوبر ۱۹۸۲ء میں اس مسئلہ کے متعلق درج ذیل بیان صفحہ ۲۲ پر درج کیا ہے۔

"لفظ علیہ السلام حضرت حسینؓ کے لئے بولنا ناجائز ہے اور بالکل شیعیت۔ اس لئے کہ شیعہ حضرت حسین کو بمثل نبی مانتے ہیں"۔

ص ۴۰ پر ہے۔

"اہل سنت میں سے کئی اصحاب غلطی سے امام حسین علیہ السلام بولتے ہیں حالانکہ حضرت حسینؓ کے اسم پاک کے ساتھ ایسے الفاظ لگانا بھی شیعیت ہے کیونکہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لے کر تمام صحابہؓ کو امام کے بجائے حضرت، اور علیہ السلام کے بجائے رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے۔ تو خالص حضرت علیؓ اور ان کی اولاد میں سے بھی چند پر علیہ اسلام لکھنا کیا معنی؟ صرف رفض و شیعیت۔ اور یہ کہ سنیوں میں صرف شیعیت کا اثر ہے کہ شیعہ تو حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کو اس طرح "امام" مانتے ہیں کہ وہ پیغمبر بھی ہیں۔ اور معصوم بھی، پیغمبر کی طرح پیدا ہوئے ہیں اور ان پر کتابیں آتی تھیں۔ اسی لے نبی کی طرح وہ ان پر بھی علیہ السلام کہتے ہیں مگر چند سنیوں کے ایسا کرنے پر افسوس ہے۔ جب خلفائے راشدینؓ اور اصحاب رسول ﷺ جو لفظ امام کے زیادہ مستحق تھے کے لئے "امام" اور علیہ السلام نہیں بولا جاتا تو خالص حضرت علیؓ اور ان کی کچھ اولاد کے لئے ایسا بولنا عین رفض کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ ہاں! سنیوں کے ہاں اب "امام" کا استعمال صرف علماء فقہاء محدثین اور آئمہ مساجد کے لئے بولا جاتا ہے کہ وہ حضرات علم دین کے ماہر ہیں لیکن اہل سنت سے باہر فرقے تو حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کو اس لحاظ سے "امام" نہیں کہتے بلکہ شیعی معنی میں "امام" کہتے ہیں یعنی مثل پیغمبر جو ہمارے ہاں جائز ہی نہیں"۔

۴۔ اسی طرح علامہ سید سیف اللہ ہاشمی نے اپنی گراں قدر تصنیف "سراج النبوت" کے صفحہ ۱۰۶ پر یوں گوہر افشانی کی ہے۔

"فرقہ رضویہ بریلویہ اور فرقہ امامیہ کی عادت و شعار یہی ہے کہ یہ لوگ اپنے بزرگوں اور اماموں کا نام لیتے ہیں یا سنتے ہیں تو بزبان فصیح علیہ السلام بولتے ہیں۔ مثلاً اعلیٰ حضرت علیہ السلام۔ نتھو شاہ علیہ السلام، امام علی رضا علیہ السلام اور جب یہ لوگ فخر عالم حضور علیہ السلام کا اسم مبارک سنتے ہیں تو ٹھکاری لگا کر خلاص ہو جاتے ہیں۔ اس کو نحوست کھو یا اور کچھ۔

۵۔ اسی طرح سے مصنف کتاب "قادیانی ہی کافر کیوں؟" نے اس کتاب کے صفحہ ۶۳ پر یوں سپرد قلم کیا ہے۔

"لفظ "امام" اور "علیہ السلام" غیر نبی پر لکھنا اور بولنا شیعوں کی ہم نوائی ہے۔

۶۔ حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالی پاکستان کی علمی شاہکار "حرمت ماتم اور تعلیم اہل بیت" کے صفحہ ۱۰۱ پر بھی اسی قسم کا حوالہ موجود ہے۔

۷۔ حضرات علماء میں سے ایک بہت بلند پایہ بزرگ حضرت علامہ اشرف علی تھانوی کا فرمان "اشرف الجواب حصہ سوم" میں درج ہے کہ لفظ علیہ السلام صرف پیغمبروں کے لئے ہے۔

۸۔ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری نے بھی اپنے ایک رسالہ "اسلامی نام" کے صفحہ ۲۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ لفظ علیہ السلام صرف پیغمبروں کے لئے ہے اور لفظ "رضی اللہ عنہ" صرف صحابہ کے لئے اور لفظ "رحمتہ اللہ علیہ" باقی بزرگان دین کے لئے۔

۹۔ اسی طرح ماہنامہ "ندائے سنت" لکھنو نومبر ۸۰ء کا شمارہ یوں رقمطراز ہے۔

ص ۹ زیر عنوان "تحقیق انیق"

"مثال کے طور پر "امام" کے لفظ کو لیجئے کہ بہتیرے سنی حضرات اس لفظ کو حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے ناموں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ جو بے شبہ مخالفین اہل سنت کی ایجاد ہے۔ جو اپنے مزعومہ مسئلہ "امامت" کی بنیاد پر ان حضرات کو "امام" لکھتے ہیں جس کی رو سے یہ حضرات معصوم اور مفترض الطاعتہ ہیں اور اس معنی کے لحاظ سے سنی کے لئے کسی غیر نبی پر اس معنی میں امام کا اطلاق جائز نہیں۔

اسی قبیل سے ان حضرات کے حق میں "علیہ السلام" کا استعمال بھی ہے جو بہتیرے سنیوں کی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہمارے مخالفین کا مخصوص شعار ہے کہ وہ حضرات انبیاء کی طرح اپنے مزعومہ آئمہ معصومین کے لئے بھی "علیہ السلام" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"۔

درج بالا حوالہ جات کے علاوہ کچھ اسی قسم کے بیانات اور بھی کئی علمی شاہکاروں میں پائے جاتے ہیں۔

ان سب حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) اور حضرات اہل حدیث کے ہاں لفظ علیہ السلام غیر نبی کے لئے کسی صورت جائز ہی نہیں۔ اور حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق سوادِ اعظم کی پیروی میں ہی نجات ہے۔ (اتبعوا السواد الاعظم بشکریہ ماہنامہ البدر کاکوری۔ انڈیا)

سبائی فتنہ (جلد اوّل)

تالیف
مولانا ابو ریحان سیالکوٹی

- اہلسنت کا روپ دھار کر رفض و سبائیت پھیلانے والے چکوالی فرقہ کے باطل افکار و خیالات کا مدلل، علمی و تحقیقی محاسبہ۔
- ایک تہلکہ خیز کتاب، جس نے نام نہاد تقدس مآبوں کی کمین گاہوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

کمپیوٹر کتابت ○ اعلیٰ طباعت ○ ۵۶۸ صفحات ○ قیمت ۱۵۰/- روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان، فون: ۲۸۱۲۰۷